

AN ERROR OF JUDGMENT

Ferdinando Frega - Nando the Scribe



GILLETTE: اندازے کی ایک غلطی

GILLETTENARRATIVE — بلیڈ کے مضامین

جب آدمی اکسٹھ کا ہو جاتا ہے اور خود کو واقعی اکیلا پاتا ہے تو وہ اب اپنی یادوں کے درمیان نہیں جیتا۔ وہ اپنی غلطیوں کے درمیان جیتا ہے۔

یادیں بے ضرر ہوتی ہیں۔ وہ اب تمہیں تکلیف نہیں دے سکتیں۔ غلطیاں الگ چیز ہیں۔ غلطیاں تم سے پہلے جاگ اٹھتی ہیں۔ وہ بستر کے کنارے بیٹھی تمہاری آنکھیں کھلنے کا انتظار کرتی ہیں۔ وہ عمر کی وفادار ساتھی ہیں کیونکہ وہی وہ واحد چیزیں ہیں جن پر تم دوبارہ سودے بازی نہیں کر سکتے۔

اگست کی اُس صبح میں نے خود کو جنوبی اٹلی کے اُس پرانے ادارے کے بارے میں سوچتے پایا جسے بندوق کی نوک پر شادی کہا جاتا ہے۔

1940 اور 1950 کی دہائیوں کے دیہات میں دو نوجوان اُس بے پروائی کے ساتھ محبت میں گرفتار ہوتے جو جوانوں ہی کے لیے مخصوص ہے۔ وہ ایک دوسرے کو چاہتے، ایک دوسرے پر بھروسا کرتے، اور نتائج کا کبھی نہ سوچتے۔ پھر نتائج بہر حال آ پہنچتے۔ کبھی ایک بچہ۔ کبھی دو۔ کبھی تین۔

خاندان حقیقت کو دیکھتے اور ایک عملی حل چنتے۔

اس لیے نہیں کہ وہ روشن خیال تھے۔

اس لیے نہیں کہ وہ رومانوی تھے۔

اس لیے کہ بدنامی شادی سے مہنگی پڑتی تھی۔

دونوں عاشقوں کو قربان گاہ کی طرف دھکیل دیا جاتا، ذمہ داری کا پتسمہ دیا جاتا، اور معاشرے میں چھوڑ دیا جاتا، بچے، فرائض، اور ایک ایسا مستقبل اٹھائے ہوئے جس کا انہوں نے منصوبہ نہیں بنایا تھا مگر جسے اب انہیں تعمیر کرنا تھا۔

جب خاندان اس رشتے کے مخالف ہوتے تو ایک اور حل تھا۔

-fuitina

فرار۔

دو نوجوان ایک ساتھ غائب ہو کر یہ اعلان کرتے کہ رضامندی اب بے معنی ہو چکی ہے۔

پیغام سادہ تھا:

ہم ایک دوسرے کے ہیں۔ جب ہو سکے، آملنا۔

آخر کار سب لوٹ آتے۔ خاندان ہمیشہ لوٹ آتے ہیں۔ ماں باپ انہیں معاف کر دیتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ دادا دادی معاف کر دیتے ہیں کیونکہ پوتے پوتیاں دل کے ہر پچھلے قانون کا تختہ الٹ دیتے ہیں۔

مگر اُس صبح میں نوجوان جوڑوں کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔

میں اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔

برسوں سے میری نجی مشق غلطیوں کا حساب کتاب بن چکی تھی۔

غلط فیصلے۔

غلط خاموشی۔

غلط وفاداری۔

غلط توقعات۔

اور اُن نوجوان عاشقوں کے برعکس، میرے لیے تلافی کی کوئی شادی منتظر نہ تھی۔ نہ گاؤں

کا پادری۔ نہ خاندان کی پنچایت۔ نہ کوئی سماجی فارمولا جو حساب درست کر سکے۔

تب مجھے احساس ہوا کہ میرا اپنا fuitina چالیس سال چلا تھا۔

پینسٹھ ملک۔

چار دہائیاں۔

براعظموں کے آر پار ایک تنہا فرار۔

سوال اب یہ نہیں تھا کہ میں بھاگا تھا یا نہیں۔
 سوال یہ تھا:
 میں آخر بھاگا کس چیز سے تھا؟
 14 اگست 2026 کو جواب آخر کار آ پہنچا۔
 یہ جاننا کافی نہیں تھا کہ کیا ہوا۔
 یہ سمجھنا لازم ہو گیا کہ کیوں ہوا۔
 دانائی اور اذیت کے درمیان فرق اکثر ایک گم شدہ وضاحت سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔
 اور اچانک سب واضح ہو گیا۔
 یہ دھوکا نہیں تھا۔
 یہ سازش نہیں تھی۔
 یہ تقدیر تک نہیں تھی۔
 یہ اندازے کی ایک غلطی تھی۔
 اندازے کی ایک شاندار، مہنگی، عمر بھر کی غلطی۔
 میں اسے درست نہیں کر سکتا تھا۔
 میں اس کے خلاف اپیل نہیں کر سکتا تھا۔
 میں اُس اعلیٰ ترین اتھارٹی سے مذاکرات نہیں کر سکتا تھا جو اس انجام کی ذمہ دار تھی۔
 میری تقدیر۔
 ہر اُس نتیجے کی چیف ایگزیکٹو آفیسر جس کا مجھے کبھی سامنا ہوا۔
 اور پہلی بار میں نے اس سے بحث کرنا چھوڑ دی۔

فرڈیننڈو فریگا